امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر تبصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ' امابعد :

صدر پاکستان جنرل محمد ضیا الحق نے ۲۶ اپریل کو مرزائیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لئے ایک آرڈی نینس جاری کیا' جو فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔ اس آرڈی نینس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات ۲۹۸ (ب) اور ۲۹۸ (ج) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۹۸ (ب) کے مطابق ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو (خواہ اس کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے) اگر کسی ایسے شخص کو "امیرالمومنین' خلیفۃ المسلمین' صحابی' یا رضی اللہ عنہ" کہے' جس کا تعلق نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں' یا کسی ایسی خاتون کو "ام المومنین" کہے' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے نہ ہو' یا کسی ایسے شخص کو (مرد یا عورت) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے نہیں "اہل بیت" کہے یا قرار دے' نیز اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے' اور اپنے ہم عقیدہ افراد کو بلانے یا جمع کرنے کے طریقہ کو اذان کہے' یا مسلمانوں جیسی اذان دے تو اس کا یہ فعل قابل دست اندازی پولیس (ناقابل ضمانت)

جرم ہوگا' جس پر اسے تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

۲۹۸ (ج) کی رو سے ایسا شخص (مرد یا عورت) جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے (خواہ اس کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے) اگر بلاواسطہ یا بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان کہے' یا اپنے عقیدے کو اسلام کے نام سے موسوم کرے' یا اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرے' یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے' یا کسی طرح بھی مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرے تو اسے بھی تین سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی' اور اس کا یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا۔

نیز اس آرڈی نینس کے ذریعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۹۔ الف میں ترمیم کردی گئی ہے' جس کی رو سے صوبائی حکومت کو کسی ایسے اخبار' کتاب یا دیگر کسی ایسی دستاویز کو ضبط کرنے کا اختیار دیا گیا ہے' جو تعزیرات پاکستان میں شامل (مذکورہ بالا) نئی دفعات کی خلاف ورزی میں چھاپی گئی ہو۔

اس آرڈی نینس کے ذریعہ ''مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈی نینس'' کی دفعہ ۲۴ میں ایک نئی شق شامل کردی گئی ہے' جس کے ذریعہ صوبائی حکومت کو اختیار مل جائے گا کہ وہ تعزیرات پاکستان میں شامل کی گئی نئی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والی کسی کتاب یا دستاویز کی طباعت و اشاعت کیلئے استعمال ہونے والے پریس کو بند کردے' یا اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے' جو ان دفعات کی خلاف ورزی کرے' اور کسی ایسی کتاب یا دستاویز کو ضبط کرے' جس میں ایسا مواد شامل ہو' جس کی طباعت و اشاعت مذکورہ دفعات کی رو سے ممنوع قرار دی گئی ہو۔

۷ ر ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا' اور بھٹو صاحب نے اس وقت وعدہ بھی کیا تھا کہ اس آئینی ترمیم کے تقاضوں کو بروئے کار لانے کیلئے قانون سازی بھی کی جائے گی' لیکن بھٹو صاحب بوجوہ (جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) اس وعدہ کا ایفا نہیں کر سکے' یوں ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم بھی عملاً غیر موثر اور بے کار ہو کر رہ گئی تھی' یہ سعادت اللہ تعالی نے صدر جنرل محمد ضیا الحق کے لئے مقدر فرمائی کہ انہوں نے اس آرڈی نینس کے ذریعہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے تقاضوں کو قانونی شکل دے کر نہ صرف ملت اسلامیہ کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کردیا' بلکہ قادیانیوں کی روزافزوں شرارتوں کا بھی سدباب کردیا' جس پر جناب صدر اور ان کے رفقا پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے ہدیہ تبریک اور ستائش و تشکر کے مستحق ہیں۔ فجزاھم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء۔

اسلامی حصار کو زندیقوں' ملحدوں اور منافقوں کی نقب زنی سے محفوظ کرنا ایک مسلمان حکمران کا اولین فریضہ ہے' اور ہم جناب صدر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اہم ترین فریضہ کی تعمیل کرکے بارگاہ الٰہی میں سرخروئی حاصل کی ہے' ہمیں امید ہے کہ وہ اس اقدام پر انشا اللہ سید الرسل خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں گے۔

یہ آرڈی نینس' قادیانیت کے خلاف انتہائی اور آخری اقدام نہیں' بلکہ اسے ہلکے سے ہلکا' اور کم سے کم درجے کا اقدام قرار دیا جاسکتا ہے' ورنہ اسلامی فقہ کی رو سے کسی اسلامی مملکت میں کسی مدعی نبوت' یا اس کی ذریت خبیثہ کا

وجود سرے سے قابل برداشت ہی نہیں، کیونکہ یہ لوگ اسلامی اصطلاح میں "زندیق" کہلاتے ہیں، اور تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ مرتد اور "زندیق" کو اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہری کی حیثیت سے باقی نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ وہ سزائے موت کا مستحق ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروؤں کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اور انہوں نے زندیقوں کے اس ٹولے کو واصل جہنم کیا .... خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور حیات میں جب حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے یمن کے اسود عنسی کو قتل کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فاز فیروز" (فیروز کامیاب ہوگیا)۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے ادوار میں جب بھی کسی مدعی نبوت نے سر اٹھایا تو فوراً اس کا سر کچل دیا گیا، قاضی عیاض "الشفا" میں لکھتے ہیں :

"وقد قتل عبدالملک بن مروان الحارث المتنبی وصلبہ۔ وفعل ذالک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم واجمع علماء وقتھم علی صواب فعلھم والمخالف فی ذالک من کفرھم کافر۔"

(ص ۲۵۸ ج ۲ مطبوعہ ملتان)

ترجمہ : "اور خلیفہ عبدالملک بن مروان نے جھوٹے مدعی نبوت حارث کو قتل کرکے سولی پر لٹکایا، اور بے شمار خلفا و سلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا، اور ہر دور کے علما نے ان کی اس کارروائی کی تصویب کی، اور جو شخص ایسے لوگوں

کے کفر میں اختلاف کرے' وہ بھی کافر ہے۔"

پوری اسلامی تاریخ میں اس کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی کہ کسی مدعی نبوت' یا اس کے پیروؤں کے وجود کو غیر مسلم شہری کی حیثیت سے برداشت کیا گیا ہو۔ الغرض تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ اسلامی مملکت میں ایک مرتد اور زندیق غیر مسلم شہری کی حیثیت سے نہیں رہ سکتا' علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ نے "ردالمحتار" میں قرامطہ باطنیہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

"و نقل عن المذاہب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام

بجزیۃ و لا غیرھا و لا تحل مناکحتھم و لا ذبائحھم--------

و الحاصل انھم یصدق علیھم اسم الزندیق و المنافق و الملحد۔"

(ص ۲۲۴' ج ۴' طبع جدید مصر)

ترجمہ: "اور مذاہب اربعہ سے نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں ٹھہرانا جائز نہیں' نہ جزیہ کے ساتھ' اور نہ بغیر جزیہ کے' اور نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے' اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے' اور حاصل یہ کہ ان پر زندیق' اور منافق' اور ملحد کا نام صادق آتا ہے۔"

اس لئے اسلامی مملکت پاکستان میں قادیانی زندیقوں کے وجود کو برداشت کرتے ہوئے ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنا' ان کے ساتھ انتہائی درجہ کی رعایت ہے۔

اس آرڈی نینس کے ذریعہ صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ قادیانیوں کا ایسا تمام لٹریچر ضبط کرسکتی ہیں' جو آرڈی نینس میں مندرج دفعات کے تحت آتا ہو' اور ایسے اخباروں اور رسالوں کا اجازت نامہ بھی منسوخ

کرسکتی ہیں' اور پریس بھی ضبط کرسکتی ہیں۔ ہم صوبائی حکومتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ قادیانی لٹریچر سارے کا سارا اس آرڈی نینس کے تحت قابل ضبطی ہے' اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی' اور اس کے اتباع و اذناب کی تمام کتابیں اور رسالے ملک میں ممنوع الاشاعت قرار دیئے جانے چاہئیں۔ صوبائی حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ قادیانی کتابوں' اخباروں اور رسالوں کی فہرست طلب کریں' اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کریں' یہاں صرف ایک مثال درج کی جاتی ہے' قادیانی ہفت روزہ "لاہور" صدارتی آرڈی نینس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"گویا اس آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد پاکستان میں عیسائی' یہودی' ہندو' پارسی اور سکھ تو اپنے اپنے مذہب کی کھلے بندوں تبلیغ و اشاعت کرسکیں گے' یہاں تک کہ کمیونسٹ اور دہریئے تک مسلمانوں میں اپنے افکار و نظریات کا پرچار کرسکیں گے' اور ان پر کوئی قدغن نہیں ہوگی' البتہ قدغن ہوگی تو صرف اس جماعت کے ارکان پر' جن کی خدمات اسلامی کے درخشندہ و تابندہ نقوش ساری دنیا میں جگمگ جگمگ کررہے ہیں' اور جو قرآن کریم کا درجنوں معروف زبانوں میں ترجمہ کرکے خدا کے اس نور کو اقصائے دہر میں پھیلا چکی ہے' اور جس کا اس کے صرف بہی خواہوں ہی کو نہیں (اس کے) شریف الطبع بدخواہوں کو بھی اعتراف ہے۔"

اسی سلسلہ میں آگے لکھتا ہے :

"ہم اپنی مملکت عزیز کے صدر کی خدمت میں بڑے ادب

اور احترام کے ساتھ امن و جمہوریت پسند شرفائے وطن کا یہ تاثر پیش کر دینا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ہزیمت خوردہ طائفہ مولویان کی دلدہی کیلئے (حق و انصاف کے تمام تقاضوں کے سر تا سر منافی) اس اقدام کو "قومی المیہ" کے علاوہ قومی یکجہتی کی دیوار میں ایک ایسی نئی دراڑ سے تعبیر کیا ہے' جو بلا وجہ و بلا ضرورت خود حکومت کے تیشہ اختیار سے پیدا کی گئی ہے' اور جس کو دنیا بھر میں اسلام سے سچی محبت رکھنے والے کسی بھی طبقے اور حلقے میں پسندیدگی کی نظروں سے نہیں دیکھا جائے گا۔"

(ہفت روزہ "لاہور" جلد ۳۲ شمارہ ۱۸ مورخہ ۵ رمئی ۱۹۸۴ء)

کیا ہفت روزہ "لاہور" کا یہ تبصرہ آرڈی نینس کی دفعات کے ذیل میں نہیں آتا؟

اس آرڈی نینس کے بارے میں قادیانیوں کے تاثرات تو ہفت روزہ "لاہور" کے مندرجہ بالا تبصرے سے واضح ہیں .... ہمیں اندیشہ یہ ہے کہ قادیانی اپنی سرشت کے عین مطابق نہ صرف صدر پاکستان جنرل محمد ضیاالحق کے خلاف' بلکہ مملکت خداداد پاکستان کے خلاف بھی زیر زمین سازشیں کریں گے' اور ملک میں انتشار پھیلانے کیلئے اپنے تمام وسائل استعمال کریں گے' بہت سے ایسے لوگوں کو بھی اپنا آلہ کار بنانے کی کوشش کریں گے' جن کو شاید خود بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ قادیانی سازشی منصوبے کے تحت کام کر رہے ہیں' قادیانی سازشوں کا جال کس کس طرح پھیلایا جائے گا؟ کیسے کیسے لوگوں کو اس کے لئے استعمال کیا جائے گا؟ اور اس کے لئے کیا کیا وسائل اختیار کئے جائیں

گے؟ ان امور کی تفصیل کا یہ موقع نہیں، صرف اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اگر ملک کو قادیانی شر سے بچانا مقصود ہے تو نہ صرف پوری ملت کو چوکنا رہنا چاہئے، بلکہ حکومت کو بھی قادیانیوں کے جلی و خفی دوائر پر کڑی نظر رکھنی چاہئے۔

یہ آرڈی نینس جس تحریک کے نتیجہ میں معرض ظہور میں آیا، وہ مولانا محمد اسلم قریشی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ) کے اغوا (۱۷ر فروری ۱۹۸۳ء) سے شروع ہوئی تھی، اس کے واضح قرائن موجود ہیں کہ یہ اغوا قادیانی طائفہ کے ممتاز افراد نے پولیس کی ملی بھگت سے کرایا تھا۔ مولانا قریشی کا آج تک سراغ نہیں مل سکا، اور یہ جنرل محمد ضیا الحق کی حکومت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے، جب تک مولانا قریشی بازیاب نہیں ہوجاتے، مسلمانوں کے لئے اطمینان کا سانس لینا مشکل ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ جناب صدر کو اس امتحان و آزمائش سے بھی عہدہ برا ہونا چاہئے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

(بینات شعبان ۱۴۰۴ھ مطابق جون ۱۹۸۴ء)